صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 27۔اگست 2016ء

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

روزنامہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 27۔اگست 2016ء 23 ذیقعد 1437 ہجری 27 ظہور 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 196

آپ کا قبیلہ بہتر ہے

حضرت نعیم النحامؓ اپنے قبیلہ بنوعدی کی بیواؤں اور یتیموں کی بڑی توجہ سے پرورش کرتے تھے۔ جب انہوں نے قبول اسلام کے بعد ہجرت کا ارادہ کیا تو ان کے قبیلہ نے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے حفاظت کا یقین دلایا اور وہ ہجرت نہ کر سکے۔ 6ھ میں وہ مدینہ پہنچے تو رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا تمہارا قبیلہ میرے قبیلہ سے بہتر تھا۔ جس نے تمہیں نکالا نہیں۔ انہوں نے عرض کی آپ کا قبیلہ بہتر تھا اس نے آپ کو ہجرت پر آمادہ کیا مگر میری قوم نے مجھے اس شرف سے محروم رکھا۔

(اسد الغابہ جلد5 ص:32)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت اماں جان بیان کرتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود صدقہ بہت دیا کرتے تھے اور عموماً ایسا خفیہ دیتے تھے کہ ہمیں بھی پتہ نہیں لگتا تھا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے دریافت کیا کہ کتنا صدقہ دیا کرتے تھے؟ حضرت اماں جان نے فرمایا بہت دیا کرتے تھے اور آخری ایام میں جتنا روپیہ آتا تھا اس کا دسواں حصہ صدقے کے لئے الگ کر دیتے تھے اور اس میں سے دیتے رہتے تھے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ دسویں حصہ سے زیادہ نہیں دیتے تھے بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات اخراجات کی زیادت ہوتی ہے تو آدمی صدقہ میں کوتاہی کرتا ہے لیکن اگر صدقہ کا روپیہ پہلے سے الگ کر دیا جاوے تو پھر کوتاہی نہیں ہوتی کیونکہ وہ روپیہ پھر دوسرے مصرف میں نہیں آ سکتا۔ اسی غرض سے آپ دسواں حصہ تمام آمد کا الگ کر دیتے تھے ورنہ ویسے دینے کو تو اس سے زیادہ بھی دیتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے عرض کیا کہ کیا آپ صدقہ دینے میں احمدی غیر (از جماعت) کا لحاظ رکھتے تھے؟ حضرت اماں جان نے فرمایا نہیں بلکہ ہر حاجتمند کو دیتے تھے۔

پھر فرمایا: حضرت مسیح موعود جب کسی سے قرضہ لیتے تھے تو واپس کرتے ہوئے کچھ زیادہ دے دیتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے پوچھا کہ کیا آپ کو کوئی مثال یاد ہے؟ حضرت اماں جان نے فرمایا کہ اس وقت مثال تو یاد نہیں مگر آپ فرمایا کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے ایسا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب کوئی نیکی کی بات نہیں بیان فرماتے تھے جب تک کہ خود اس پر عمل نہ ہو۔ دریافت کیا کہ کیا حضرت مسیح موعود نے کبھی کسی کو قرض بھی دیا ہے؟ فرمایا ہاں کئی دفعہ دیا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ مولوی صاحب (خلیفہ اول) اور حکیم فضل الدین صاحب بھیروی نے آپ سے قرض لیا۔ مولوی صاحب نے جب قرض کا روپیہ واپس بھیجا تو آپ نے واپس فرما دیا اور کہلا بھیجا کہ کیا آپ ہمارے روپے کو اپنے روپے سے الگ سمجھتے ہیں۔ مولوی صاحب نے اسی وقت حکیم فضل الدین صاحب کو کہلا بھیجا کہ میں یہ غلطی کر کے جھاڑ کھا چکا ہوں۔ دیکھنا تم روپیہ واپس نہ بھیجنا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی سے سنا ہے کہ مولوی صاحب نے یہ بھی حکیم صاحب کو کہا تھا کہ اگر ضرور واپس دینا ہوا تو کسی اور طرح دے دینا۔

نماز ترک کرنے والا احمدی نہیں کہلا سکتا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

''میں نے متواتر جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ نماز ایک ایسی چیز ہے جس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انسان نماز نہ پڑھے یا اس کو التزام کے ساتھ ادا کرنے میں غفلت سے کام لے تو پھر بھی وہ (۔) اور احمدی رہ سکتا ہے۔ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کو چھوڑ دینے کی وجہ سے انسان کمزور کہلاتا ہے مگر نماز ایسی چیز ہے کہ اس کو چھوڑ دینے کی وجہ سے وہ کچھ بھی نہیں کہلا سکتا۔ ایک شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اور پھر نماز نہیں پڑھتا اور نماز نہ پڑھنے کے یہ معنی نہیں کہ وہ کبھی نماز نہیں پڑھتا بلکہ سال بھر میں وہ ایک نماز بھی چھوڑ دیتا ہے یا دس سال میں وہ ایک نماز کو بھی ترک کر دیتا ہے تو وہ کسی صورت میں بھی احمدی نہیں کہلا سکتا۔ اگر اس کو یہ خیال ہو کہ میں نے بیس سال میں صرف ایک نماز چھوڑی ہے پھر کیا ہو گیا تو وہ ایک وہم میں مبتلا ہے اگر وہ بیس سال میں ایک نماز بھی چھوڑ دیتا ہے تو پھر بھی وہ احمدی نہیں کہلا سکتا، بلکہ جس وقت کوئی شخص کسی نماز کو چھوڑتا ہے اسی وقت وہ احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور جب تک دوبارہ اس کے دل میں ندامت اور اپنے فعل پر افسوس پیدا نہ ہو اور جب تک دوبارہ اس کے دل میں دین کی رغبت پیدا نہ ہو اس وقت تک وہ خدا تعالیٰ کے حضور احمدی نہیں سمجھا جاتا۔''

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف جھوٹے مقدمات میں ملوث کئے گئے ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

خطبات امام وقت

سوال و جواب کی شکل میں

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطبہ جمعہ 29 جولائی 2016ء

س: خطبہ جمعہ کا موضوع بیان کریں؟

ج: فرمایا! آجکل دنیا کے حالات تیزی سے خراب ہورہے ہیں۔ بدقسمتی سے اس کی وجہ سے چند گروہ بن رہے ہیں۔ انصاف اور امن قائم کرنے کے علمبردار انصاف کی دھجیاں اڑا رہے ہیں اور مفاد پرست فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ برداشت کا مادہ نہیں رہا اور حکومتی اقدامات بھی ظالمانہ ہیں۔ عقل کا تقاضا ہے کہ سوچ سمجھ کر قدم اٹھائیں۔

س: حضور انور نے ترکی میں ہونے والی بغاوت کے واقعہ پر کیا راہنمائی فرمائی؟

ج: فرمایا! ترکی میں گزشتہ دنوں جو حالات ہوئے ان کے نتیجہ میں ردّعمل ظاہر ہوتا ہے جلد یا کچھ عرصہ بعد مخالف طاقتیں ہوا دیتی ہیں اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ بڑی طاقتیں اپنا اسلحہ بیچتی ہیں اور دونوں طرف کی ہمدرد بن جاتی ہیں۔ یہ دیکھیں کہ ان کے اختلاف کا یا ان کے ملکوں میں بےچینی اور بدامنی کا فائدہ کس کو پہنچ رہا ہے۔

س: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنگوں میں فوج بھجواتے ہوئے کیا رہنمائی فرماتے؟

ج: فرمایا! آنحضرت ﷺ جنگ میں جو فوج بھجواتے تھے اسے ہدایت ہوتی تھی کہ عورتوں بچوں بوڑھوں راہبوں پادریوں کو قتل نہیں کرنا۔ ہر شخص جو ہتھیار نہیں اٹھاتا یا کسی بھی شکل میں مسلمانوں کے خلاف جنگ کا حصہ نہیں بنتا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچانا۔ قتل تو دور کی بات رہی۔

س: قیام نماز اور سلام کو رواج دینے کی بابت دین حق کی تعلیم کو بیان کریں؟

ج: فرمایا! دین کا نام ہی امن و صلح و آشتی کا پیغام دینا ہے۔ نماز ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ دین تو کہتا ہے سلام کو رواج دو اور سلامتی پھیلاؤ۔ دین کا ہر کام یہ بتاتا ہے کہ دین امن، صلح و آشتی کا مذہب ہے۔

س: حضرت مسیح موعود کا حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے حوالہ سے فرمان درج کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دین حق نے اپنی تعلیم کے دو حصہ کئے ہیں اول حقوق اللہ اور دوم حقوق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اس کو واجب الاطاعت سمجھے اور حق العباد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کریں۔ یہ طریق اچھا نہیں کہ صرف مخالفت مذہب کی وجہ سے کسی کو دکھ دیں۔ خدا جہاں یہ چاہتا ہے کہ اس کا کوئی شریک نہ ہو وہاں اس کا یہ بھی منشاء ہے کہ نوع انسان میں مودّت اور وحدت ہو۔

س: حضور انور نے دین حق کی عظمت اور شان و شوکت کے دوبارہ قیام کے حوالہ سے کیا نصائح فرمائیں؟

ج: فرمایا! خدا کے حق کو بھی پہچانیں اور ایک دوسرے کے حق کو بھی پہچانیں۔ نوع انسان میں محبت اور پیار پیدا کرنے کی کوشش کریں قطع نظر اس کے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ دین حق کی امن صلح اور آشتی کی تلوار سے دلوں کو گھائل کر کے خدا تعالیٰ کے قدموں میں لا کر ڈالیں۔ ہم احمدیوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر حملہ جو دین حق کے نام پر یہ بھٹکے ہوئے لوگ کرتے ہیں ہمیں پہلے سے بڑھ کر ہماری ذمہ داریاں پوری کرنے کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے۔

س: فرانس میں پادری کے قتل پر ایک کالم نگار اور پوپ کے بیان پر حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! فرانس میں جو پادری کا ظالمانہ قتل ہوا اس پر ایک لکھنے والے نے یہاں یہ لکھا کہ یہ عمل اس بات کی طرف توجہ پھیرتا ہے کہ دنیا میں مذہبی جنگ شروع ہو چکی ہے لیکن وہ خود ہی لکھتا ہے۔ حقیت یہ نہیں ہے یہ مذہب کی آڑ میں مفاد پرستوں اور نفسیاتی مریضوں کی جنگ ہے۔

س: حضور انور نے احباب جماعت کو دنیا میں دین کا حقیقی پیغام پہنچانے کی بابت کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! ابھی بہت کام ہے دنیا تک دین کا حقیقی پیغام پہنچانے کا کام جو ہم نے کرنا ہے گو کہ دنیا میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے دین حق کا پہلے سے بہت زیادہ تعارف ہو چکا ہے لیکن ابھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ تسلی بخش کام ہو گیا۔ ہمیں بڑی حکمت اور محنت سے کام کرنا ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دین حق وہ مذہب ہے جس نے دنیا میں پھیلنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا ہوا ہے لیکن ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ یہ ترقی کے نظارے ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ سکیں اور ہماری کمزوریاں اور کوتاہیاں اس ترقی کو ہم سے دور کرنے والی نہ ہوں۔

س: حضور انور نے ایک جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ تمہاری سخت مخالفت ہے کس طرح اپنا کام کرو گے؟ کے جواب میں کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! میں نے کہا ہاں بیشک ٹھیک ہے مجھے خطرہ ہے جماعت کے افراد کو خطرہ ہے لیکن یہ خطرے ہمیں اپنے کام سے نہیں روک سکتے۔ خطرہ تو اب ہر ایک کو ہر جگہ ہے۔ لیکن بہرحال ایک مومن ان باتوں کی پرواہ نہیں کرتا اور ایمان پر قائم رہتا ہے اور ہر احمدی رہے گا۔

س: احباب جماعت کو شرور سے بچنے کے حوالہ سے حضور انور نے کیا فرمایا؟

ج: ہر احمدی کو ہر شر سے بچنے کے لئے اور جماعت کی من حیث الجماعت دنیا میں ہر جگہ شریروں کے شر سے بچنے کیلئے ہمیں دعاؤں اور صدقات پر خاص طور پر توجہ دینی چاہئے جیسا کہ میں نے کہا آجکل حالات خراب سے خراب تر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شریروں کی پکڑ کے جلد سامان کرے اور تمام بلاؤں اور مشکلات کو دور فرمائے۔ آنحضرت ﷺ نے دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ جس کیلئے باب دعا کھولا گیا تو گویا اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگی جاتی ہے ان میں سے سب سے زیادہ اسے یعنی اللہ تعالیٰ کو عافیت طلب کرنا محبوب ہے۔ اس کی عافیت میں آنا اس کو محبوب ہے اور پھر رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ ابتلاء کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے بندو تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو۔ اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ قابل عزت اور کوئی چیز نہیں ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ابتلاؤں اور آگ سے بچنے کیلئے صدقات دو پھر فرمایا کہ ہر مومن پر صدقہ کرنا فرض ہے۔ فرمایا کہ نیکیوں پر عمل کرنا اور بری باتوں سے رکنا بھی صدقہ ہے۔

س: صدقہ اور دعا کرنے کی اہمیت کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر فرمایا کہ صدقہ اور دعا سے بلاٹل جاتی ہے۔ دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں رہتا۔ پس اللہ تعالیٰ کی حدود کے اندر رہتے ہوئے دعاؤں اور صدقات پر زور دینے کی بہت زیادہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنتے چلے جائیں۔ حضرت مسیح موعود ایک موقع پر دعاؤں کی طرف ہمیں توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں مگر تم لوگوں کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ دعا میں لگے رہو۔ نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہو گی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔ فرمایا جو خاص ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کرتا ہے اور آپ ان کی حفاظت فرماتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کبھی کسی صادق سے بےوفائی نہیں کرتا۔ خدا کی طرف ہو کر کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔ نقصان کی اصل جڑ گناہ ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے قرآنی دعاؤں کے بارہ میں ہماری کیا رہنمائی فرمائی ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے قرآنی دعاؤں کے بارے میں ہماری یہ بھی رہنمائی فرمائی اور یہ نکتہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو دعائیں سکھائی ہیں وہ بتائی ہی اس لئے گئی ہیں کہ ایک مؤمن خالص ہو کر جب یہ دعائیں مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ پس بلاؤں کے دور ہونے اور شرور سے محفوظ رہنے کے لئے ہمیں ان قرآنی دعاؤں پر بھی زور دینا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ انسان اپنے نفس کی خوشحالی کیلئے دو چیزوں کا محتاج ہے ایک دنیا کی مختصر زندگی اور اس میں جو کچھ مصائب اور شدائد ابتلاء وغیرہ اسے پیش آتے ہیں ان سے امن میں رہے دوسرے فسق و فجور اور روحانی بیماریاں جو اسے خدا سے دور کرتی ہیں ان سے نجات پاوے۔ دنیا کا حسنہ یہ ہے کہ کیا جسمانی اور کیا روحانی طور پر یہ ہر ایک بلاء اور گندی زندگی اور ذلت سے محفوظ رہے فرمایا: وآخرت میں حسنہ کا پہلو ہے وہ بھی دنیا کی حسنہ کا ثمرہ ہے اس کا پھل ہے اس کے نتیجہ میں ملتا ہے اگر دنیا کی حسنہ انسان کو مل جاوے تو وہ فال نیک آخرت کے واسطے ہے۔

س: ایمان میں ثبات قدم اور حصول خیر کے لئے کن دعاؤں کے کرنے کا حضور انور نے ارشاد فرمایا؟

ج: ایک دعا یہ ہے کہ ”اے ہمارے رب ہمارے قصور اور کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں معاف فرما دے اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔“ (آل عمران: 148) حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ پس ظاہر ہے کہ اگر خدا گناہ بخشنے والا نہ ہوتا تو ایسی دعا ہرگز نہ سکھاتا۔ پھر قرآن کریم کی ایک دعا ہے۔ ”کہ اے میرے رب اپنی خیر اپنی بھلائی سے جو کچھ بھی تو مجھ پر نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں“ (القصص: 25)۔ یہ دعا بھی کرنی چاہئے۔ قرآن کریم میں اور بھی بہت ساری دعائیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے پڑھتے رہنا چاہئے جیسا کہ میں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان دعاؤں کا ذکر فرمایا ہے اور یہ اس لئے فرمایا ہے کہ انسان خالص ہو کر اس سے مانگے تو اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے۔

س: اسم اعظم کے متعلق حضرت مسیح موعود نے کیا فرمایا؟

ج: ایک دعا کے بارے میں جو حضرت مسیح موعود کی ہے آپ فرماتے ہیں کہ یہ مجھ پر القاء ہوئی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ دعا سکھائی ہے اور وہ یہ ہے کہ

رب کل شیءٍ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی.

فرمایا کہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر کن تین احباب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی؟

ج: (1) مکرم ایوان ورنان صاحب آف بلیز Belize 49 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

(2) مکرم سید نادر سیدین صاحب ربوہ 23 جولائی 2016ء کو 55 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

(3) مکرم نذیر احمد ایاز صاحب صدر جماعت نیویارک امریکہ 3 جولائی 2016ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

عبادات کے بغیر ایک احمدی کی زندگی نامکمل ہے۔جس گھر میں عورتیں عبادت کے لئے اپنی راتوں کو زندہ کرنے والی ہوں گی اور اپنے مَردوں اور بچوں کو عبادت کی طرف توجہ دلانے والی ہوں گی وہ گھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔

لڑکیوں کے دعوت الی اللہ کے رابطے صرف لڑکیوں یا عورتوں سے ہونے چاہئیں۔ دعوت الی اللہ کے بہت سے ذرائع ہیں جو آپ اپنے حالات کے مطابق اگر سنجیدگی سے سوچتے ہوئے نکالنے کی کوشش کریں تو نکل آئیں گے۔

ہر احمدی کے دل میں، ہر مرد اور ہر عورت کے دل میں ایک درد ہو، ایک لگن ہو کہ ہم نے اس چھوٹے سے برّ اعظم کو احمدیت کی آغوش میں لانا ہے۔

ایک نیک اور دیندار خاتون کی یہی خواہش ہونی چاہئے کہ سب سے پہلے اُس کا خدا اس سے راضی ہو اور پھر یہ کہ اپنے خاوند کی ذمہ داریاں نبھا کر اسے خوش کرے اور پھر اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دے اور ان میں اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے اور جماعت اور خلافت سے اخلاص و وفا کا رشتہ قائم رکھنے کی کوشش کرے۔جس گھر میں یہ چیز پیدا ہو جائے وہ گھر کبھی ضائع نہیں ہوتا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے موقع پر 15/اپریل 2006ء کو مستورات سے خطاب

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

پہلے میرا خیال تھا کہ عورتوں سے، لجنات سے یہاں علیحدہ جلسے پر خطاب نہیں ہوگا کیونکہ بہت تھوڑی تعداد ہے لیکن پھر امیر صاحب نے جو پروگرام لکھ کر بھیجا اس میں یہ بھی تھا کہ عورتوں سے علیحدہ خطاب بھی کیا جائے تو ان کی بات مانتے ہوئے کہ یہاں میرا پہلا دورہ ہے اور یہ صرف ایک ملک ہی نہیں بلکہ براعظم بھی ہے اس لئے چند باتیں چند منٹ کروں گا۔لیکن حاضری کا جو میرا اندازہ تھا اللہ کے فضل سے اس سے کافی زیادہ حاضری ہے لیکن اس کو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ بس اتنی ہوگئی ہے کہ اب بہت تسلی ہوگئی۔ابھی بھی آپ (بیت الذکر) کے ہال میں سب آگئی ہیں۔آپ کو تو بہت بڑی مار کی باہر لگانی چاہئے۔اس لئے حاضری بہرحال بڑھانی پڑے گی اور اسی ضمن میں میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ آئندہ اگر آپ کی اتنی ہی تعداد رہی تو شاید علیحدہ خطاب نہ ہو۔اس لئے تعداد بڑھانے کی کوشش کریں اور اس کے لئے مختلف ذرائع ہیں اور (دعوت الی اللہ) جو ہر احمدی کا کام ہے اُس میں آپ کو بھی اپنے آپ کو involve کرنا چاہئے، شامل ہونا چاہئے۔اس کے پروگرام بنائیں،لوگوں کو (دین حق) کے محاسن اور خوبیاں بتائیں، اپنی حالتوں میں عملی تبدیلیاں پیدا کریں۔ جب یہ عملی تبدیلی پیدا کریں گی تو ایک طبقہ جس سے آپ کا واسطہ ہے خود بخود آپ کی طرف کھنچا چلا آئے گا۔

یہاں مردوں کی طرح عورتوں میں بھی دو قسم کے طبقات ہیں۔مردوں میں تو شاید ایسے طبقے کی تعداد بہت تھوڑی ہو جو باہر نہ نکلتے ہوں اور اپنے ماحول میں کسی قسم کی واقفیت نہ رکھتے ہوں یا زبان نہ جاننے کی وجہ سے اپنا مدعا صحیح طور پر نہ بیان کر سکتے ہوں لیکن عورتوں میں جو خاص طور پر بڑی عمر کی عورتیں ہیں ان کی تعداد جو اسائلم وغیرہ کے لئے یہاں آئیں میرے خیال میں کافی زیادہ ہے۔لیکن ایک طبقہ ایسا بھی ہے جن کو یہاں آئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا اور اس وجہ سے جیسا کہ میں نے کہا اسائلم وغیرہ کے لئے آئیں ان کو زبان کے اختلاف کی وجہ سے اپنا مدعا دوسروں تک پہنچانے میں دقت ہے۔اگر کچھ علم بھی ہے تو صحیح طرح اپنا مؤقف پیش نہیں کرسکتیں۔

بہرحال ایک تو یہاں کی ایسی عورتیں جن کا میں نے ذکر کیا کہ صحیح طرح اپنا مؤقف بیان نہیں کرسکتیں وہ یہاں کی بڑی بوڑھی عورتوں سے تعلق پیدا کریں، رابطے پیدا کریں، اس سے گو کچھ عرصے تک دِقّت تو ہوگی لیکن آہستہ آہستہ یہ اعتماد پیدا ہو جائے گا کہ کس طرح بات کرنی ہے۔ پھر کوئی لٹریچر دے کر یا کوئی کیسٹ دے کر، اپنے فنکشنز میں بلا کر ان سے رابطے بڑھاتی چلی جائیں۔اور یہ دوستیاں جو ہیں پھر بڑھیں گی، پھر آگے مزید راستے بھی کھلیں گے۔دنیا میں کئی جگہ لوگوں نے زبان نہ جاننے کے باوجود لٹریچر سے، کیسٹ سے ایسے رابطے پیدا کئے جو بعضوں کے لئے قبول احمدیت کا باعث بنے تو اس طرح سے کیسٹ سے اور لٹریچر سے، چاہے زبان نہ بھی آتی ہو، کم از کم آپ کی طرف سے احمدیت کا پیغام تو ہر جگہ پہنچ جائے گا۔

دوسرا طبقہ یہاں کا، یہاں کی پلی بڑھی بچیاں ہیں یا پڑھی لکھی عورتیں ہیں، ان کو تو زبان کی آسانی ہے۔لجنہ کے (دعوت الی اللہ) کے شعبہ کو چاہئے کہ ایسی عورتوں اور بچیوں کی ٹیمیں بنائیں اور ان کو (دعوت الی اللہ) کے لئے استعمال کریں۔لیکن ایک بات واضح طور پر ذہن میں رکھنی چاہئے کہ لڑکیوں کے (دعوت الی اللہ کے) رابطے صرف لڑکیوں سے ہونے چاہئیں یا عورتوں سے ہونے چاہئیں۔بعض لوگوں کے انٹرنیٹ کے ذریعے سے (دعوت الی اللہ) کے رابطے ہوتے ہیں اور انٹرنیٹ کے (دعوت الی اللہ کے) رابطے بھی صرف لڑکیوں اور عورتوں سے رکھیں۔مردوں کا جو (دعوت الی اللہ) حصہ کا ہے وہ مردوں کے حصے رہنے دیں کیونکہ اس میں بعض دفعہ بعض قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔کہا تو یہی جا رہا ہوتا ہے کہ ہم (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں لیکن پھر عموماً دیکھنے میں آیا ہے، تجربہ میں آیا ہے کہ انٹرنیٹ کے بعض ایسے نتائج ظاہر ہوتے ہیں جو کسی طرح بھی ایک احمدی بچی اور عورت کے مناسب حال نہیں ہوتے۔ پھر جو بچیاں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھ رہی ہیں وہ بغیر کسی جھجک کے، شرم کے یا احساس کمتری کا شکار ہوئے، اپنے بارے میں، (دین حق) کے بارے میں اپنی طالبات سے بات چیت کریں۔اپنے بارے میں بتا دیں کہ ہم کون ہیں پھر اس طرح (دین حق) کا تعارف ہوگا۔ اگر آپ لوگوں کا رکھ رکھاؤ اور طور طریق دوسروں سے مختلف نظر آتے ہوں گے تو خود بخود آپ کی یونیورسٹیوں اور کالجوں کی جو سلجھی ہوئی طالبات ہیں وہ آپ کی طرف توجہ کریں گی اور یوں بات کا سلسلہ چل پڑے گا۔ اگر آپ کے بیگوں میں، ہر لڑکی نے بیگ اٹھایا ہوتا ہے اور کافی بڑے بڑے بیگ ہوتے ہیں، کوئی چھوٹا سا جماعتی لٹریچر ہو، چھوٹی سی کتاب ہو اور جہاں آپ فارغ ہوں گی اس کو نکال کر اپنے سامنے رکھ لیں۔ جو بعض سنجیدہ طالبات ہیں ان کے لئے یہ بات توجہ طلب ہوگی اور وہ آپ کو کتاب پڑھتے دیکھیں گی تو یہ چیز بات آگے بڑھانے والی ہوگی۔ اگر کتاب میز پر پڑی ہوگی اسے دیکھنے کی کوشش کریں گی، گو کہ یہاں کے رواج کے مطابق عموماً توجہ کم دی جاتی ہے لیکن پھر بھی جو قریبی سہیلیاں ہوں ان کی نظر تو بہرحال پڑ جاتی ہے۔غرضیکہ (دعوت الی اللہ) کے بہت سے ذرائع ہیں جو اگر آپ اپنے حالات کے مطابق سنجیدگی سے سوچتے ہوئے نکالنے کی کوشش کریں تو نکل آئیں گے۔

تعداد بڑھانے کا ایک ذریعہ نسل بڑھانے سے ہے جو اللہ کے فضل سے جماعت میں چل ہی رہا ہے۔اللہ کرے سب بچیوں کی شادیاں ہو جائیں اور ان کو نیک سلجھے ہوئے خاوند بھی مل جائیں جو احمدیت کی تعلیم پر عمل کرنے والے بھی ہوں تو دونوں مل کر جہاں پُرسکون زندگی بسر کرنے والے ہوں وہاں دین کی خدمت کے مواقع بھی ان کو ملتے رہیں اور (دعوت الی اللہ) کے کام کو بھی آگے بڑھانے والے ہوں اور آئندہ نسلوں میں بھی احمدیت کی جاگ لگتی چلی جائے۔ہر احمدی کے دل میں، ہر مرد اور ہر عورت کے دل میں ایک درد ہو، ایک لگن ہو کہ ہم نے اس چھوٹے سے براعظم کو احمدیت ...... کی آغوش میں لانا ہے۔اور اگر ہماری عورتیں اور بچیاں یہ پختہ ارادہ کرلیں تو (-) تھوڑے عرصہ میں آپ دیکھیں گی کہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی اور آپ لوگوں کے active ہونے کی وجہ سے یعنی عورتوں کے active ہونے کی وجہ سے آپ دیکھیں گی کہ مرد بھی میدان عمل میں اتر آئیں گے۔

حضرت مصلح موعود نے ذیلی تنظیموں اور خاص طور پر لجنہ کی تنظیم کو اس لئے جاری فرمایا تھا کہ اگر جماعت کا ایک طبقہ سُست ہے تو دوسرا طبقہ اپنے کام میں فعال اور تیز ہو جائے اور جماعتی ترقی کے کام کبھی رکنے نہ پائیں اور جب جماعت کے تمام طبقات فعال ہو جاتے ہیں، کام کرنے لگ جاتے ہیں تو پھر جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا زیادہ ہو جاتی ہے۔پس اب وقت ہے کہ آپ عورتیں ایک نئے عزم کے ساتھ جماعتی خدمات میں جُت جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کی سنت اور حکم ہے کہ یہ سب کچھ جیسے کہ میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں بغیر اللہ تعالیٰ کے

فضلوں کے ہو نہیں سکتا۔ اس لئے اس کے فضل کو سمیٹنے کے لئے آپ کو اپنا شمار عابدات میں بھی کروانا ہوگا اور عابدات ہونے کے لئے جیسا کہ مَیں نے کل کے خطبے میں بھی کہا تھا اپنی نمازوں کی حفاظت اور ان کو سنوار کر ادا کرنے کی طرف توجہ دینی ہوگی۔ گو کہ مَیں یہاں عبادت کی بات دوسرے نمبر پر کر رہا ہوں لیکن اصل میں سب سے اوّل عبادت ہی ہے اور ہمارا تو اصل سہارا اللہ ہی ہے اور ہم نے ہمیشہ اُسی سے مدد لینی ہے۔ پس جب آپ کا شمار عابدات میں ہو جائے گا تو آپ اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضلوں کو اپنے اوپر اترتا دیکھیں گی، آپ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کی وارث بنیں گی جب کہ اس کے بغیر آپ کی تمام کوششیں بے فیض ہوں گی، کسی پھل کے بغیر ہوں گی۔

پس اپنے دلوں کو ٹٹولتے ہوئے، تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے اپنے آپ کا شمار عابدات میں کروائیں۔ ایسی عورتوں میں کروائیں جو عبادت کرنے والی عورتیں ہوں۔ کیونکہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ عبادات کے بغیر ایک احمدی کی زندگی نامکمل ہے۔ آپ میں سے بہت سی اپنے ملک کے نامساعد حالات کی وجہ سے، تکلیف دہ حالات کی وجہ سے، تنگی کی وجہ سے یہاں آئی ہیں اور یہ نامساعد اور تکلیف دہ حالات جیسا کہ مَیں کل خطبہ میں ذکر کر چکا ہوں آپ کو حضرت مسیح موعود کو ماننے کی وجہ سے پیش آئے ہیں اس لئے ہر روز جو آپ پر طلوع ہو اور ہر دن جو چڑھے آپ کے ذہن میں یہ بات بٹھاتے ہوئے طلوع ہو کہ اس ملک میں امن سے زندگی گزارنے کا اللہ تعالیٰ نے جو موقع ہمیں دیا ہے یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے ہر دن کا آغاز خدا کی عبادت سے کریں اور اُس کے نام سے کریں اور حقیقی طور پر عبادت گزار بن جائیں۔ اور پھر سارا دن اس کا احساس اگر آپ کے ذہنوں میں رہے تو اس سے آپ کی زندگیاں سنور جائیں گی۔

اپنے بچوں کو بھی یہ باور کروادیں اور اُن کے ذہنوں میں بھی یہ ڈال دیں کہ آج جو تم پر اللہ تعالیٰ کے فضل ہو رہے ہیں، آج جو تم اعتماد کی زندگی گزار رہے ہو یہ سب خدا کے فضلوں کی وجہ سے ہے۔ ہماری اپنی کوشش، اپنی کاوش کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے اور اب ان فضلوں کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس خدا کے سامنے جھکنے والے، اس کا شکر ادا کرنے والے بن جائیں اور اس کی عبادت کرنے والے بن جائیں اور ایک عورت ماں کے ناطے بچوں کے ساتھ زیادہ تعلق رکھنے والی ہوتی ہے، اس کا زیادہ اٹھنا بیٹھنا ہوتا ہے۔ بچپن میں بچے باپ کی نسبت ماں سے زیادہ attach ہوتے ہیں۔ تو اگر ابتدا سے ہی اپنے عمل سے اور اپنی باتوں سے بچوں کے ذہن میں یہ بات راسخ کر دیں، بٹھا دیں تو نسلاً بعد نسلٍ عبادت گزار پیدا ہوتے چلے جائیں گے اور نتیجتاً احمدیت کے پیغام کو پھیلانے والوں کی ایک کے بعد دوسری فوج تیار ہوتی چلی جائے گی۔ لیکن عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ عورتیں اچھے حالات کی وجہ سے پہلے کے گزارے ہوئے تنگی کے دنوں کو زیادہ جلدی بھول جاتی ہیں اور یہ عورت کی فطرت ہے اور اس کی ترجیحات مختلف ہوتی ہیں۔ لیکن ایک احمدی عورت کو چاہئے کہ اپنی ترجیحات کو دنیا داری کی طرف لے جانے کے بجائے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے نیچے لائیں۔ اپنے گھروں کو عبادتوں سے ہر وقت سجائے رکھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ گھر جس میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جس میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

(صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا باب استحباب صلاۃ النافلۃ...... حدیث 1823 دارالکتاب العربی بیروت 2008ء)

پس اپنے گھروں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر الٰہی سے سجائے رکھیں تا کہ آپ کے گھروں میں زندگی کے آثار ہمیشہ نظر آتے رہیں۔ بجائے اس کے کہ آپ کے خاوند آپ کو عبادت کی طرف توجہ دلانے والے ہوں آپ اپنے خاوندوں کو نمازوں کے لئے جگانے والی اور توجہ دلانے والی ہوں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خاوند صبح اٹھے نماز کے لئے جاگے تو بیوی کو جگائے۔ اگر وہ نہ جاگے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے ڈالے۔ اور اگر بیوی پہلے جاگنے والی ہو تو خاوند کو جگائے۔ اگر وہ نہ جاگے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے ڈالے تا کہ وہ نماز کے لئے جاگ جائے۔

(سنن ابی داؤد کتاب قیام اللیل باب قیام اللیل حدیث 1308 دارالمعارف الریاض)

پس اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنے اور اپنے گھر والوں کو نمازوں کی طرف توجہ دلانے کی ذمہ داری صرف مرد کی نہیں ہے بلکہ عورت کی بھی ہے اور عورت پر اپنے بچوں کے نگران ہونے کی وجہ سے ان کے جگانے کی ذمہ داری بھی ہے اور نمازوں کے لئے ان کو توجہ دلانے کی ذمہ داری بھی ہے۔ پس جس گھر میں عورتیں عبادت کے لئے اپنی راتوں کو زندہ کرنے والی ہوں گی اور اپنے مردوں اور بچوں کو عبادت کی طرف توجہ دلانے والی ہوں گی وہ گھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک بن جائے گا۔ پس یہ آپ کی نیکیاں ایسی نیکیاں ہیں جو خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہونے والی نیکیاں ہیں اور آپ کو جہاں ان نیکیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب میسر ہوگا جہاں یہ نیکیاں آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنا رہی ہوں گی اور قرب میسر کر رہی ہوں گی وہاں آپ کے گھریلو ماحول کو بھی آپ کے لئے جنت نظیر بنا رہی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض عورتوں کے یہ شکوے بھی دور ہو رہے ہوں گے کہ جو خاوند ہیں وہ ہم پر توجہ نہیں دیتے۔ کافی عورتوں کو شکوے ہوتے ہیں۔ ایک احمدی مرد خدا تعالیٰ کا کچھ نہ کچھ خوف بہرحال اپنے دل میں رکھتا ہے۔ وہ آپ کی عبادتوں کو دیکھتے ہوئے، دل میں خدا کا خوف رکھتے ہوئے حسن سلوک کی طرف متوجہ ہوگا۔ ایک تو اللہ تعالیٰ نے دعا کو سن کر اس کا جو دل پھیرنا ہے وہ تو پھیرنا ہے، آپ کے عمل بھی اس دل کو پھیرنے والے ہوں گے۔

ایک نیک اور دیندار خاتون کی یہی خواہش ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کہ سب سے پہلے اس کا خدا اس سے راضی ہو اور پھر یہ کہ اپنے خاوند کی ذمہ داریاں نبھا کر اسے خوش کرے اور پھر اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دے اور ان میں اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے اور جماعت اور خلافت سے اخلاص و وفا کا رشتہ قائم رکھنے کی کوشش کرے اور ان کو تلقین کرتی رہے۔ کیونکہ جس گھر میں یہ چیز پیدا ہو جائے وہ گھر کبھی ضائع نہیں ہوتا۔

پس یاد رکھیں کہ احمدی معاشرے کا ہر گھر، اور ہر گھر کا ہر فرد جماعت کا ایک اثاثہ ہے، ایک asset ہے اور کوئی عقلمند شخص یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کا اثاثہ کبھی ضائع ہو، اس کا مال کبھی ضائع ہو، اس کے گھر کا سامان لٹ جائے اور جس قدر زیادہ قیمتی جائیداد ہوگی اسی قدر زیادہ اس کی حفاظت کا سامان کیا جاتا ہے اور جماعت احمدیہ میں اسی اصول کے تحت کہ جماعت کا اثاثہ اور نہایت قیمتی asset جماعت کا ہر فرد ہے، ہر عورت ہے، ہر بوڑھا ہے، ہر بچہ ہے، اس کی تربیت کا سامان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تا کہ یہ قیمتی سرمایہ ضائع نہ ہو جائے۔ اور اسی لئے ہر طبقے کی علیحدہ تنظیم قائم ہے تا کہ ہر سطح پر تربیت کا انتظام ہو۔ ہر عمر اور ہر طبقے کا احمدی اپنے آپ کو جماعت کا فعال حصہ سمجھے اور قیمتی سرمایہ خیال کرے۔ ہر سطح پر جماعتی نظام کو سنبھالنے کی ہر ایک میں اہلیت و قابلیت پیدا ہو۔ لیکن سب سے اہم ذمہ داری انتہائی بنیادی اکائی ہونے کی وجہ سے، انتہائی بنیادی یونٹ ہونے کی وجہ سے عورت کی ہے جس کے ہاتھ سے بچے پل کر جوان ہوتے ہیں، ایک نسل پل کر نکلتی ہے۔ اس لئے گھر کی سطح پر اگر ایک نیک عورت، ایک پکی احمدی عورت اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنے فرائض کی بجا آوری کرے تو وہ بچے جو ایسی ماؤں کے ہاتھوں سے پل کر عملی زندگی میں آتے ہیں ہمیشہ عبادت گزار اور جماعت سے اخلاص و وفا رکھنے والے بچے ہوتے ہیں اور جن گھروں میں (گھر والے) بے شک نمازیں بھی پڑھ رہے ہوں لیکن جماعتی عہدیداروں پر اعتراض ہوں، جماعت کے بعض معاملات discuss ہوتے ہوں، بلاوجہ کی باتیں کی جاتی ہوں وہاں پھر آہستہ آہستہ جماعت سے بھی دُوری پیدا ہو جاتی ہے اور خلافت سے بھی دُوری پیدا ہو جاتی ہے۔

عورت کے اس اہم مقام کا احساس دلانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب الجمعۃ فی القریٰ والمدن حدیث 893 دارالکتاب العربی بیروت 2004ء)

جہاں وہ اس بات کا خیال رکھے کہ خاوند کے گھر کو کسی قسم کا بھی نقصان نہ ہو۔ کسی قسم کا کوئی مادی نقصان بھی نہ ہو اور روحانی نقصان بھی نہ ہو۔ اُس کے پیسے کا بے جا استعمال نہ ہو کیونکہ بے جا استعمال، اسراف جو ہے یہی گھروں میں بے چینیاں پیدا کر دیتا ہے۔ عورتوں کے مطالبے بڑھ جاتے ہیں۔ خاوند اگر کمزور اعصاب کا مالک ہے تو ان مطالبوں کو پورا کرنے کے لئے پھر قرض لے کر اپنی عورتوں کے مطالبات پورے کرتا ہے اور بعض دفعہ اس وجہ سے مقروض ہونے کی وجہ سے، اس قرضے کی وجہ سے جب بے سکونی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تو فکروں میں مبتلا ہوتا ہے اور اگر اس کی طبیعت صبر کرنے والی بھی ہے تو پھر مریض بن جاتا ہے۔ کوئی شوگر کا مریض بن گیا، کوئی بلڈ پریشر کا مریض بن گیا۔ اگر خاوند نہیں مانتا تو بعض عورتیں اپنے خاوندوں کے رویہ کی وجہ سے شوگر اور بلڈ پریشر کی مریض بن جاتی ہیں۔ لیکن اگر آپ نگرانی کا صحیح حق ادا کرنے والی ہوں گی تو نہ تو آپ کسی قسم کا مریض بن رہی ہوں گی، نہ آپ کے خاوند کسی قسم کے مریض بن رہے ہوں گے۔ اگر کوئی خاوند بے صبرا ہے تو گھر میں ہر وقت تُو تکار رہتی ہے یہ بھی مریض بنا رہی ہوتی ہے۔ دونوں صورتوں میں وہی گھر جو جنت کا گہوارہ ہونا چاہئے، جنت نظیر ہونا چاہئے ان لڑائیوں جھگڑوں کی وجہ سے جہنم کا نمونہ پیش کر رہا ہوتا ہے۔ پھر بچوں کے ذہنوں پر اس کی وجہ سے علیحدہ اثر ہو رہا ہوتا ہے۔ ان کی تعلیم و تربیت متاثر ہو رہی ہوتی ہے۔ اس معاشرے میں سچ کہنے کی عادت ڈالی جاتی ہے اور معاشرہ کیونکہ بالکل آزاد ہے اس لئے بعض بچے ماں باپ کے منہ پر کہہ دیتے ہیں کہ بجائے ہماری اصلاح کے پہلے اپنی اصلاح کریں۔ تو اس طرح جو عورت خاوند کے گھر کی، اس کے مال اور بچوں کی نگران بنائی گئی ہے، اپنی خواہشات کی وجہ سے اس گھر کی نگرانی کے بجائے اس کو لٹوانے کا سامان کر رہی ہوتی ہے۔

پس ہر احمدی عورت کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ وہ اپنی دنیاوی خواہشات کی تکمیل کے لئے نہیں بلکہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کی عبادت اور اس کے حکموں پر عمل کرنے کے لئے اس دنیا میں آئی ہے۔ ان باتوں سے عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ تمام ذمہ داریاں صرف عورتوں پر ہیں اور مرد آزاد ہو گئے ہیں۔ مردوں کے لئے بھی یہی احکام ہیں۔ اس وقت مَیں کیونکہ آپ عورتوں سے مخاطب ہوں اس لئے خاص طور پر آپ کو توجہ دلا رہا ہوں۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو مخاطب

کر کے بھی فرمایا ہے کہ بچوں کی اچھی تربیت کے وہ بھی ذمہ وار ہیں۔ اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکے۔

(سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی ادب الولد حدیث 1951 دارالمعرفۃ بیروت 2002ء)

پس یہ تربیت کرنا باپوں کی بھی ذمہ داری ہے اور ماؤں کی بھی ذمہ داری ہے۔اور جب تک باپ اپنے عملی نمونے قائم نہیں کریں گے اس وقت تک وہ تربیت نہیں کر سکتے۔

پس آپ دونوں اپنی اولاد کی تربیت کے لئے اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور مرد ہو یا عورت وہ سب ذمہ دار ہیں لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا بچپن سے بچے کیونکہ زیادہ وقت عورت کے پاس رہتے ہیں، ماں کے پاس رہتے ہیں اس لئے اس اچھی تربیت کی وجہ سے جو ایک ماں اپنے بچوں کی کرتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو یہ خاص مقام عطا فرمایا ہے جو فرمایا کہ ’’جنت ماں کے قدموں تلے ہے‘‘۔

(کنزالعمال جلد 8 جزء 16 صفحہ 192 کتاب النکاح/ قسم الاقوال، الباب الثامن فی برالوالدین، حدیث 45431 دارالکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

یہ آپ کی تربیت ہی ہے جو آپ کے بچوں کو اس دنیا میں بھی جنت کا وارث بنا سکتی ہے اور اگلے جہان میں بھی۔ بچوں کے یہ عمل اور آپ کے بچوں کی یہ اعلیٰ تربیت ہی ہے جو ہر وقت بچوں کو خدا سے جوڑے رکھے گی۔ اور بچوں کو بھی آپ کے لئے دعائیں کرنے کی عادت پڑے گی۔ تو بچوں کی جو آپ کے لئے دعائیں ہیں وہ آپ کو بھی اگلے جہان میں جنت کے اعلیٰ درجوں تک لے جانے کا باعث بن رہی ہوں گی۔

پس اگر احمدی بچوں کی مائیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والی بنی رہیں۔ آج اگر آپ اپنی ذمہ داریوں کو صحیح رنگ میں ادا کرتی رہیں، آپ کے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہ ہو، آپ کی ہر بات سچ اور صرف سچ پر بنیاد رکھنے والی بنی رہی تو جماعت احمدیہ کی آئندہ نسلیں (-)، اللہ سے تعلق جوڑنے والی نسلیں رہیں گی۔ پس ہر وقت اپنے ذہنوں میں اپنے اس مقام کو بٹھائے رکھیں اور اپنی عبادتوں اور اپنے عملی نمونے کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔ قرآن کریم کے جتنے حکم ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔ تمام اعلیٰ اخلاق جن کی طرف ہمیں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے انہیں حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیشہ نیکیاں بجالانے کے ساتھ ساتھ نیکیوں کی تلقین بھی کرتی رہیں۔ برائیوں کو ترک کرنے والی بنیں اور پھر اپنے ماحول میں برائیوں کو روکنے والی بنیں۔ معاشرے میں بھی برائیاں پھیلنے نہ دیں۔ آپس میں ایک دوسرے سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔ اپنی رنجشوں اور اپنی ناراضگیوں کو بھلا دیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ عورتیں زیادہ دیر تک اپنی رنجشوں کو دلوں میں بٹھائے رکھتی ہیں۔ اگر آپ کے دل میں بغض و کینے پلتے رہے تو پھر خدا تعالیٰ تو ایسے دلوں میں نہیں اترتا۔ ایسے دلوں کی عبادت کے معیار وہ نہیں ہوتے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے تو فرمایا ہے کہ تمہاری دعا اس وقت تک قبول نہیں ہوگی جب تک کہ دشمن کے لئے بھی دعا نہ کرو۔ اس کے لئے بھی تمہارا سینہ صاف نہ ہو۔

پس دعاؤں کی قبولیت کے لئے اپنی رنجشوں کو دور کرنا اور صلح اور صفائی کی فضا پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔ ہمیشہ عاجزی دکھانے والی بنی رہیں۔ کبھی ایک دوسرے پر کسی قسم کی بڑائی جتانے کی کوشش نہ کریں۔ حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہو کر عاجزانہ راہوں کو اختیار کریں گی تو اللہ تعالیٰ کی محبوب بنیں گی۔ ہمیشہ اپنے اندر قناعت پیدا کریں۔ کسی دوسرے کے پاس کوئی اچھی چیز دیکھ کر کبھی بے صبری پیدا نہ ہو۔ ہاں دوسرے کی نیکیوں پر ضرور رشک کریں اور خود بھی نیکیوں کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن ناشکری اور بے صبری کبھی نہ دکھائیں۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزار بندیاں بنی رہیں اور یہ شکر گزاری (اگر بنی رہیں گی تو) آپ کو اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کا وارث بنائی گی۔ پس ہمیشہ اپنے اندر قناعت پیدا کئے رکھیں اور حسد اور ناشکر گزاری سے بچیں۔ جب آپ کے عملی نمونے اور عبادتوں کے معیار قائم ہوں گے تو پھر آپ دیکھیں گی کہ جہاں آپ دنیا کے لئے توجہ کا باعث بن رہی ہوں گی اور اس ذریعے سے (دعوت الی اللہ) کے مواقع حاصل ہو رہے ہوں گے وہاں آپ اپنی اس دنیا کو بھی جنت نظیر بنا رہی ہوں گی۔ اپنی نسلوں کو بھی احمدیت پر قائم رکھنے والی بنا رہی ہوں گی اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنا رہی ہوں گی۔ بعض خواتین ملاقات کے دوران اس بات کا اظہار کرتی ہیں کہ اولاد کی طرف سے بڑی فکر ہے خاص طور پر بچیوں کی طرف سے، لڑکوں کی طرف سے بھی بعض حالات میں کہ یہاں کا ماحول ان پر اثر انداز نہ ہو۔ تو یاد رکھیں کہ جیسا کہ میں نے کہا اگر آپ اپنے عملی نمونے دکھائیں گی، خود بھی نظام سے، خلافت سے تعلق جوڑے رکھیں گی اور اپنے بچوں میں اس تعلق کو قائم کرنے کی کوشش کرتی رہیں گی اور سب سے بڑھ کر خود بھی عبادت گزار رہیں گی اور اپنے بچوں کی نمازوں کی بھی نگرانی کرتی رہیں گی تو اللہ تعالیٰ آپ کی ان فکروں کو دور کر دے گا اور اپنی اولاد کی طرف سے ہمیشہ آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے گا۔ انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو حقیقی معنوں میں اپنی بندیاں بننے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ اور آپ کی اولاد ہمیشہ جماعت احمدیہ کا ایک قیمتی سرمایہ بن کر رہیں۔ اب دعا کر لیں۔

مکرم ملک محمد رفیع صاحب کا ذکر خیر

مکرم ریاض احمد ملک صاحب

مکرم ملک محمد رفیع صاحب ولد ملک محمد اکرم صاحب ساکن دوالمیال ضلع چکوال مورخہ یکم اپریل 2014 کو اپنے آبائی گاؤں دوالمیال میں وفات پاگئے۔ مرحوم کی عمر 87 سال کے قریب تھی۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم طاہر احمد ارشد صاحب معلم جماعت احمدیہ رتوچھہ نے جنازہ گاہ احمدیہ دوالمیال میں پڑھائی۔ اور آپ کی تدفین اپنے آبائی گاؤں کے احمدیہ قبرستان میں ہوئی۔

مکرم ملک محمد رفیع صاحب کا تعلق دوالمیال کے مشہور احمدی گھرانے سے تھا۔ آپ مکرم عبدالصمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود جنہوں نے 1903ء میں حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر جہلم میں بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا کے پوتے تھے اور مکرم ملک مبارک احمد صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ اور ملک بشارت احمد صاحب سکونت دارالرحمت غربی ربوہ کے چچازاد بھائی اور بہنوئی تھے۔

مکرم ملک محمد رفیع صاحب پاکستان بننے پر حفاظت مرکز قادیان جانے والے دوالمیال سے خدام کے وفد میں شامل تھے اور وہاں کافی مدت تک اس وفد نے حفاظت مرکز قادیان کے لئے دن رات اپنی خدمات پیش کیں۔

قادیان میں آپ کا قیام ایک لمبے عرصہ تک رہا اور وہاں پر بیتے دنوں کی یادوں کو جب آپ سمیٹ رہے تھے اور قادیان کے ان دنوں کے واقعات جب آپ بتا رہے تھے تو آپ کی آنکھوں سے مسلسل آنسو رواں تھے اور فرماتے تھے میں نے موت کو اپنے ارد گرد منڈلاتے دیکھا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں کی بدولت میرے بلکہ ہم سب کے دلوں میں ایک سکینت تھی اور کسی قسم کا خوف دل میں نہیں تھا۔ ایک ایسا دل میں جذبہ گامزن تھا جس کو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔

آپ کے دل میں ایک دفعہ پھر قادیان دارالامان جانے کا بہت شوق تھا۔ جلسہ سالانہ قادیان 2013ء سے واپس آ کر خاکسار آپ کو ملنے کے لئے آپ کے گھر حاضر ہوا اور آپ کو لنگر خانہ حضرت مسیح موعود (نئے روٹی پلانٹ) کی ایک روٹی برائے تبرک پیش کی تو آپ نے خاکسار کو بہت ہی دعاؤں سے نوازا اور اس روٹی کو چوم کر آنکھوں سے لگایا اور آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی پھوٹ پڑی اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے اگر صحت دی تو اگلے سال میں جلسہ سالانہ قادیان پر ضرور جاؤں گا اور مقدس مقامات کی زیارت کروں گا۔ آپ نے تمام مقدس مقامات کے بارے میں پوچھا اور اپنے ماضی کی یادوں کو تازہ کیا اور جب تک میں ان کے پاس رہا۔ وہ قادیان کی یادوں میں گم رہے اور آنکھوں سے مسلسل آنسوؤں کی برسات پھوٹتی رہی۔ لیکن زندگی نے ان کے ساتھ وفا نہ کی اور آپ کی یہ حسرت آپ دل میں لئے راہیٔ ملک عدم ہوئے۔

آپ کی ذات میں شفقت اور محبت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر گامزن تھا۔ حلم اور بردباری میں آپ اپنی مثال آپ تھے۔ عبادت سے شغف رکھنے والے سب کے لئے دعا گو اور ایک بابرکت وجود تھے۔

آپ کی زندگی کا ایک پہلو خدمت خلق کا تھا۔ آپ ہڈیوں کے جوڑوں کے ماہر تھے اور جس کسی کا بازو، کہنی، ٹخنہ، گھٹنہ یا کوئی اور جوڑ اپنی جگہ سے ہل جاتا تھا آپ اپنے ہاتھوں سے ٹٹول کر بڑے ماہرانہ طریقے سے اس کو اپنی جگہ پر دوبارہ بغیر کسی پلستر لگائے اس اترے ہوئے عضو کو لگا دیتے تھے۔ دور دور سے لوگ آپ کے پاس آتے تھے۔ آپ بغیر کسی لالچ کے پائی پیسہ لئے بغیر ایک انسانی خدمت کے جذبہ کے طور پر یہ کام کرتے تھے اور دوسرے گاؤں اور علاقہ میں بھی جب جاتے تھے تو محض خدمت خلق کا جذبہ لئے ہوئے کام کرتے تھے اور کوئی ایک پیسہ بھی نہیں لیتے تھے۔

آپ ہر ایک کے ہمدرد اور آپ کا مسکراتا چہرہ ہمیشہ ہمدردی کے مواقع کی تلاش میں رہتا تھا۔ صلح جو۔ خداخوفی اور تحریکات خلفائے احمدیت پر خلوص کی گہرائیوں سے عمل پیرا رہے۔

1996ء کی بات ہے جب احمدیہ جنازہ گاہ دوالمیال کو گرانے کا واقعہ پیش آیا تو آپ نے اس وقت نہایت جوانمردی اور بہادری کو ثبوت دیتے ہوئے اپنے آپ کو پیش کیا اور اس کو عارضی طور پر تعمیر کرنے والوں میں بھی آپ آگے آگے تھے۔ خدام کے شانہ بشانہ ہر کام میں مصروف نظر آئے اور احمدیہ دارالذکر دوالمیال پر بھی 1996ء کے ابتلاء کے موقع پر آپ حفاظت احمدیہ دارالذکر دوالمیال میں بھی پیش پیش تھے۔

آپ نہایت ہنس مکھ۔ ملنسار اور دوسروں کے غموں میں ان کے غمگسار تھے۔ آپ کا یہ معمول رہا ہے کہ آپ قبرستان میں قبر کھودنے کے لئے ہمیشہ جایا کرتے تھے اور قبر کھودنے کے لئے ہر ایک کو تحریک کیا کرتے تھے۔

آپ کے پسماندگان میں آپ کا ایک بیٹا مکرم حاجی عطا محمد صاحب اور ایک پوتا عزیزم مبارک احمد (وقف نو) اور ایک پوتی مدیحہ عطا شامل ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو رحمت و مغفرت کی چادر میں لپیٹ کر جنت فردوس کا مکیں بنائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور اپنی محبت اور شفقت کی چادر کے سایہ میں رکھے۔ آمین

مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ لندن

میرے دو پیارے بھائی

مکرم عطاء الرحمٰن طاہر صاحب اور مکرم عطاء الکریم شاہد صاحب

مجھے اپنے دونوں بھائی عطاء الرحمٰن طاہر صاحب اور عطاء الکریم شاہد صاحب بہت یاد آتے ہیں جو یکے بعد دیگرے گزشتہ سال صرف ایک ماہ کے وقفہ سے چل بسے۔

میں پہلے طاہر بھائی جان کی چند باتیں لکھ کر اُن کے لئے دعا کی درخواست کروں گی پھر شاہد بھائی جان کے لئے دعا کی درخواست کروں گی۔ اگرچہ شاہد بھائی جان یہاں میرے پاس لندن میں ہی رہتے تھے اور رخصت پہلے ہوئے تھے تاہم طاہر بھائی جان نے حضرت ابا جان مولانا ابو العطاء صاحب کے بعد سے ہم سب چھوٹے بہن بھائیوں کے سر پر باپ کی طرح ہاتھ رکھا اور باقاعدہ فون کر کے سب بہن بھائیوں کا حال احوال پوچھنا اُن کا ایک معمول تھا، کہتے تھے کہ مَیں روزانہ تہجد میں اپنے سب بہن بھائیوں کے لئے نام لے کر دعائیں کرتا ہوں اور خاص طور پر تمہارے لئے۔ میرے بھائی دعاؤں کا ایک خزانہ تھے۔ مجھے یاد آتا ہے کہ میری شادی پر میرے والدین ہجرت کے بعد احمد نگر میں رہتے تھے مجھے تو حالات کا کچھ بھی پتہ ہی نہ ہوتا کہ کیسے خرچ ہوتے ہیں پیسے کہاں سے آتے ہیں اور کیا کچھ ہو رہا ہے ہر چیز آ رہی تھی مگر میرے لئے میری اُمی جان کے پاس کوئی زیور نہ تھا ایک روز کی بات ہے کہ میرے ابا جان دفتر سے آئے اور اُمی جان کو بلا کر کوئی ڈبیہ میں رکھی چیز دے رہے تھے کہ اس پر اُمی جان نے رونا شروع کر دیا تو حضرت ابا جان کہنے لگے کہ یہ کیا بات ہوئی بجائے خوش ہونے کے آپ رو رہی ہیں؟ اُمی جان نے جواب دیا کہ یہ آنسو تو شکرانے کے آنسو ہیں، مَیں سوچ رہی تھی کہ میرے بچوں میں سے میری پہلی بیٹی کی شادی ہے اور ہمارے پاس تو کانوں کے لئے بھی کوئی زیور نہیں تھا یہ خدا نے بھیج دیا۔ الحمد للہ ابا جان نے کہا جانتی ہو یہ کس نے بھیجا ہے، بھیجا تو خدا نے ہے مگر عطاء الرحمٰن کے دل میں خدا تعالیٰ نے ڈالا تو اُس نے کراچی سے کسی کے ہاتھ بھجوایا ہے، بتائیں اس ڈبیہ میں کیا تھا؟ اس ڈبیہ میں بہت ہی خوبصورت مشین کے بنے ہوئے جھمکے جو آج بھی میرے پاس میرے بھائی کی محبت کی نشانی موجود ہیں۔

ایک اور واقعہ جو خلوص اور محبت کے علاوہ احساس کا تھا وہ ہے کہ ایک بار مجھے افریقہ سے شادی کے بعد کراچی سے ہوتے ہوئے ربوہ جانا تھا جانے سے پہلے میں نے کچھ پونڈ تبدیل کروائے اور میں ربوہ آ گئی، جب ستمبر کے بعد دسمبر جلسہ پر بھائی جان ربوہ تشریف لائے تو مجھے کہنے لگے کہ باسط یہ تمہاری امانت ہے جو تم کراچی بنک والوں کے پاس چھوڑ آئی تھی، میرے استفسار پر کہ کون سی امانت؟ تو بتایا کہ اُن دنوں جب تم نے رقم چینج کروائی تھی اُس وقت رقم کم دی گئی تھی اور پھر مینیجر نے چیک کرنے کے بعد مجھے بلا کر کہا کہ تمہاری رقم کے متبادل مزید رقم بنتی ہے اور وہ ادا کر کے ساتھ معذرت بھی کی، کہنے لگے یہ لو تمہاری امانت ہے جو کہ ہزاروں میں تھی۔ ایسے عظیم تھے میرے بھائی جان اُن کے پاس جب بھی جا کر ٹھہرنا ہوتا میرا بہت خیال رکھتے بچوں سے بے حد پیار کرتے اُن کو کراچی کی سیر کے لئے لے جاتے۔ میرے میاں سر افتخار ایاز صاحب کی بہت عزت کرتے اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے۔

میرے طاہر بھائی جان کی وفات گزشتہ سال ہوئی، جبکہ کراچی میں شدید گرمی کی لہر آئی ہوئی تھی اور کراچی میں کئی سو لوگ وفات پا گئے تھے۔ بھائی جان کو ہیٹ سٹروک ہو گیا، ہسپتال لے کر جا رہے تھے کہ ایمبولنس میں ہی فوت ہو گئے آپ کی عمر اُس وقت 88 سال کی تھی۔ آپ بہت نیک، نمازوں کے اس قدر پابند بلکہ نماز فجر کے لئے کراچی کے حلقہ ڈرگ روڈ اور طارق روڈ پر رہنے والے تمام احمدی احباب کو گھر پر جا کر جگاتے اور بیت میں ساتھ لے کر جاتے تہجد، اور نماز کی پابندی بڑی سختی سے کرتے اور کرواتے بھی تھے۔ ہمیشہ موٹر سائیکل ہی رکھا ہر کام اس پر ہی جا کر کرتے۔ آپ نے مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ قادیان سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان امتیازی پوزیشن سے پاس کیا۔ بھائی جان لمبا عرصہ جماعت حلقہ ہاوسنگ سوسائٹی کراچی کے صدر رہے۔ اس کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ آپ بہت ہمدرد، دعا گو، محنتی اور مستقل مزاج، صاف گو، نیک اور مخلص انسان تھے ضرورت مندوں کی مدد کرتے اور حسب ضرورت نیک مشورے بھی دیا کرتے تھے۔ خلافت احمدیہ سے سچی عقیدت اور محبت کا مخلصانہ تعلق تھا۔ خلیفۂ وقت کے ہر ارشاد کی دل و جان سے خود بھی اطاعت کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے۔ بھائی جان کی یادگار اُن کی دو پیاری بیٹیوں کے علاوہ زوجہ ثانیہ شاہدہ بھابھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھائی جان کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

دوسرے بھائی جان عطاء الکریم شاہد جو اگرچہ بڑے بھائی جان طاہر سے ایک ماہ پہلے فوت ہوئے تھے مگر مَیں اُن کا ذکر نمبر دو پر کر رہی ہوں یہ بات بھی شاہد بھائی جان نے ہمارے دلوں میں ڈالی تھی اور ہمیشہ بھائی جان طاہر کا بہت احترام کرتے اور عزت سے اُن کو یاد کرتے رہتے تھے شاہد بھائی جان اور طاہر بھائی جان ایسا وجود رکھتے تھے جنہوں نے اپنی نیکی، سادگی اور علم سے مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچایا۔ لندن میں آ کر ہم پاس پاس ہی رہتے تھے بہت ملنا ملانا اور اکثر بچپن کی باتیں یاد کراتے اور بہت پیار دیتے تھے آپ 17 مئی 2015ء کو 77 سال کی عمر میں مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ آپ کو برین ہیمبرج ہو گیا تھا۔

آپ بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ میرے ساتھ اُن کا کافی گہرا تعلق اور پیار تھا، ہماری بھابھی افریقہ سے بیاہ کر آئیں اور میں افریقہ بیاہ کر گئی اور ہم دونوں ہم نام بھی ہیں اس لئے بھائی جان پیار سے باسط نمبر 1، اور باسط نمبر 2، کہہ کر بلاتے تھے خاص طور پر اس وقت جب کہ ہم دونوں گھر میں اکٹھی موجود ہوتی تھیں۔

بھائی جان نے 1960ء میں بی۔اے پاس کرنے کے بعد اپنی زندگی وقف کی اور 1967ء میں جامعہ پاس کرنے کے بعد پاکستان کی مختلف جماعتوں، مظفر آباد، راولپنڈی، کیمل پور اور گجرات میں مربی سلسلہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی 1976ء میں حضور کے ارشاد پر لائبیریا بھجوایا گیا جہاں آپ نے ساڑھے تین سال بحیثیت امیر و مربی انچارج خدمت سرانجام دی۔ پھر 1980ء میں مرکز سلسلہ ربوہ واپسی پر آپ کو کچھ عرصہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، شعبہ تاریخ احمدیت، دفتر منصوبہ بندی کمیٹی، نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ، نظارت دعوتِ الیٰ اللہ، وکالت تبشیر اور بعض دیگر دفاتر میں خدمت بجالانے کا موقع ملا۔ بھائی جان کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے سب سے حسن سلوک کرتے خاص طور پر میرے ساتھ تو بہت ہی پیار کرتے تھے۔

مجھے بھائی جان کی یہ بات کبھی نہیں بھولے گی کہ بھائی جان شاہد کو لاء پڑھنے کا بہت شوق تھا اور آپ نے لاء میں داخلہ بھی لے لیا تھا کراچی میں پڑھتے تھے اور چھٹیوں میں ہمارے پاس آیا کرتے تھے جب میری شادی طے ہوئی تو بھائی جان کو ربوہ آنے کے لئے رخصت نہ مل سکتی تھی بہت قلق تھا کہ میری اتنی پیاری بہن کی شادی ہے اور میں نہیں پہنچ سکتا اور اس نے جانا بھی افریقہ ہے جو بہت دور ہے میرے بھائی بہت اداس تھے اور محسوس کر رہے تھے کہ کیا کروں۔ ایک دن اچانک گھر میں ایک بڑا سا پارسل کراچی سے آ گیا اس پارسل میں کیا تھا؟ گھر میں اکیلی مَیں ہی تھی سو پارسل مَیں نے سنبھال کر رکھ دیا اور جب ابا جان دفتر سے گھر آئے تو اُن کو بتایا کے یہ پارسل پوسٹ مین دے کر گیا ہے، ابا جان قدرے حیران ہوئے اور میرا نام اُس پر لکھا ہوا دیکھ کر کہنے لگے کہ یہ تو بیٹا تمہارے ہی لئے ہے، اور پارسل کے دوسری طرف لکھا ہوا تھا عطاء الکریم شاہد تو گویا تمہارے بھائی نے تمہیں کچھ بھیجا ہے، ابا جان نے مجھے پارسل کھولنے کے لئے کہا کہ لو کھولو اور ہمیں بھی دکھاؤ کہ کیا ہے اس میں؟ دیکھا تو کیا نکلا اُس پارسل میں ایک نہایت ہی خوبصورت کاسنی رنگ کا غرارہ سوٹ سلا ہوا اور میرے ہی ناپ کا اور میرے ہی لئے تھا اور ساتھ میں ایک خوبصورت کارڈ میں ڈھیروں دعائیں لکھی تھیں جو مَیں آج تک یاد کر کے کبھی کبھی بہت روتی ہوں۔ مجھے بھی بہت پسند آیا وہ غرارہ سوٹ لیکن میرے والدین تو بہت ہی خوش نظر آئے ایک بھائی کے بھجوائے ہوئے جھمکے اور دوسرے بڑے بھائی کا بھجوایا ہوا یہ سوٹ گویا بھائیوں کی غیر موجودگی بھی میرے لئے خوشی اور راحت کا موجب بنی اور ڈھیروں دعائیں ماں باپ کی اور اس عاجزہ چھوٹی بہن کی بھی دعائیں لیں۔ یاد ہے بھائی جان شاہد کراچی میں اپنی پڑھائی کے اخراجات پورے کرنے کے لئے شام کو ٹیوشن پڑھایا کرتے تھے اور ان پیسوں سے نہ جانے کیسے کیسے رقم بچا کر یہ سوٹ تیار کروائے اور پارسل کئے، اور اپنے نہ پہنچ سکنے پر اتنی معذرت اور مجبوری لکھی تھی جو ایک پیار کرنے والا بھائی ہی لکھ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ میرے بھائی جان کو اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ سکون دے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

پھر کچھ یوں ہوا کہ جب ہماری آپا اَچھی امۃ اللہ خورشید وفات پا گئیں تو ابا جان کو بہت صدمہ پہنچا اور آپ نے بھائی جان کو وفات کا خط لکھا اور تسلی بھی دی اور لکھا کہ آج میری واقف زندگی بیٹی امۃ اللہ خورشید کی وفات سے دلی صدمہ پہنچا ہے، چونکہ وہ جماعتی خدمت بھی کر رہی تھی اس وجہ سے یہ ایک جماعتی صدمہ بھی ہے بس یہ خط پڑھنا تھا کہ بھائی جان انا للہ پڑھ کر بہت افسردہ ہو گئے اُنہیں بھی آپا اچھی مرحومہ سے بہت پیار تھا اور پھر ابا جان کے وقف زندگی کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے فی الفور اپنی لاء کی پڑھائی چھوڑ چھاڑ کر ربوہ آ گئے اور ابا جان کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ ابا جان میں زندگی وقف کرنا چاہتا ہوں۔ ابا جان نے بہت پیار کیا بھائی جان کو گلے لگایا اور بہت خوش ہوئے گویا اُن کا صدمہ ہلکا ہو گیا۔ بھائی جان نے جامعہ میں داخلہ لینے سے قبل یہ خواہش کی کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں، اُس وقت سب بہن بھائی ربوہ میں ہی موجود تھے اور ملاقات سب نے اکٹھے ہی کرنے کا ارادہ کیا اور ابا جان نے اپنے چاروں بیٹوں کی زندگیاں وقف کرنے کی خواہش کا اظہار حضور سے کر دیا جو حضور نے قبول فرمایا اور رخصت ہوتے ہوئے چاروں بھائیوں کو دعائیں دیتے ہوئے سر پر ہاتھ پھیرا تو بھائی جان عطاء الکریم نے اپنی خاص الخاص خلافت سے محبت اور اطاعت و برکت کے طور پر اپنے سر سے ٹوپی اُتار کر سر جھکا کر پیار لیا، یہ بات بھائی

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سالانہ تربیتی پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم غربی ثناء ربوہ کو اپنا سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام 19 تا 21۔ اگست 2016ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس پروگرام میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ افتتاحی تقریب مورخہ 19۔ اگست کو ہوئی۔ مکرم مجید اللہ خاں صاحب صدر محلّہ نے دعا کرائی۔ اختتامی تقریب مورخہ 23۔ اگست کو منعقد ہوئی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم شاہد احمد چیمہ صاحب زعیم خدام الاحمدیہ دارالعلوم غربی ثناء نے رپورٹ پیش کی بعد ازاں مہمان خصوصی محترم حافظ راشد جاوید صاحب ناظم دارالقضاء نے خدام کو نصائح کیں اور پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ خدام اور مہمانان کی خدمت میں عشائیہ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ کل حاضری 115 تھی۔

درخواست دعا

مکرم رشید احمد تبسم صاحب کارکن نظارت امور عامہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری واقفہ نو بیٹی تزئیلہ صدف ٹانسلز کی وجہ سے چند ماہ سے شدید علیل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

مکرم رانا مبین احمد کاشف خان صاحب دارالعلوم شرقی نور لکھتے ہیں۔ کہ میرے والد مکرم رانا عبدالحکیم خان صاحب کاٹھگڑھی کو مورخہ 19 / اگست 2016ء کو فالج کا شدید اٹیک ہوا۔ اب طبیعت کافی بہتر ہے ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں۔ احباب سے کامل و عاجل شفا کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرمہ رضیہ انوار صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ نومولود عالیان احمد ابن مکرم ظہیر احمد صاحب جرمنی دماغ کو آکسیجن کی کمی کی وجہ سے ICU میں داخل ہے۔ حالت کافی تشویشناک ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مسعود احمد طاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 96 گ ب ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔ کہ خاکسار کے والد مکرم ہومیو ڈاکٹر محمد شفیع صاحب بعارضہ سانس بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔

نیز خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک 96 گ ب صریح بوجہ ذیابیطس پاؤں پر زخم کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب چوہدری الیکٹرک سٹور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ریحان احمد صاحب جرمنی کو مورخہ 20 / اگست 2016ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام از راہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریحہ ندرت احمد عطا فرمایا۔ بچی مکرم ماسٹر رحمت علی ظفر صاحب کی پوتی اور مکرم اعجاز احمد انور صاحب کی نواسی ہے۔ احباب سے نومولود کی درازی عمر، نیک، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ زاہدہ رضی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری رضی اللہ وڑائچ صاحب مرحوم ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری خوشدامن محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عطاء اللہ صاحب وڑائچ ناصر آباد شرقی ربوہ بقضائے الٰہی 14۔ اگست 2016ء کو امریکہ میں بعمر 92 سال وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ بیت النصر ولنگ بورو نیو جرسی میں آپ کے چھوٹے بیٹے مکرم حافظ سمیع اللہ چوہدری صاحب نے پڑھائی۔ ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ 18 اگست کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں افراد شریک ہوئے۔ بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین کے بعد صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی رفیق حضرت مسیح موعود کی صاحبزادی تھیں اور اپنے والد بزرگوار سے عشق قرآن ورثہ میں پایا اور زندگی کے باسٹھ سال خدمت قرآن پاک میں مصروف رہیں۔ سینکڑوں بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کو بھی قرآن پاک پڑھانے کی توفیق ملی۔ آپ کے شاگرد تمام براعظموں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ عقیدت اور وابستگی تھی۔ جو عشق کی حد تک تھی۔ یہی جذبہ آپ نے اپنی اولاد اور پھر اولاد در اولاد میں منتقل کر دیا۔ آپ کو بطور صدر لجنہ اماء اللہ محلّہ دارالرحمت وسطی ربوہ اور ناصر آباد شرقی میں 32 سال سے زائد عرصے تک خدمت کی توفیق ملی۔

مرحومہ نے ایک نیک اور متقی زندگی گزاری اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہیں۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے فرض نمازوں کے علاوہ نوافل میں بھی التزام تھا۔ تہجد اور اشراق باقاعدگی سے عمر بھر ادا کی۔ دُعاؤں پر مکمل یقین تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل توکل، جس کے نظارے ہم زندگی بھر مشاہدہ کرتے رہے۔ ہم بھائیوں کے بچے اور ان کے بچے آپ کی دُعاؤں کے حقیقی ثمر ہیں۔

آپ نے تین بیٹے محترم ڈاکٹر صفی اللہ چوہدری صاحب صدر اولڈ سٹوڈنٹس ایسوایشن تعلیم الاسلام کالج امریکہ، مکرم مجیب اللہ چوہدری صاحب صدر جماعت احمدیہ فلاڈلفیا اور مکرم ڈاکٹر حافظ سمیع اللہ چوہدری صاحب صدر جماعت احمدیہ نارتھ جرسی اور نیشنل سیکرٹری وقف نو امریکہ سوگوار چھوڑے ہیں۔

آپ نے اپنی زندگی میں اپنے تین بچوں مکرم چوہدری رضی اللہ وڑائچ صاحب یونائیٹڈ بینک ربوہ، مکرمہ امۃ الرحمٰن احمد صاحبہ فلاڈلفیا زوجہ مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب مرحوم اور مکرمہ رقیہ پیر صاحبہ زوجہ مکرم پیر حبیب الرحمٰن صاحب شہید کی وفات کے صدمات صبر کے ساتھ برداشت کئے۔

محترمہ والدہ صاحبہ کی وفات پر بے شمار اہل محلّہ، اہل ربوہ اور بیرون ربوہ سے دوست عزیزان اُن کی تعزیت کیلئے تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ نیز احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ کریم ہماری والدہ مکرمہ کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے، جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 7۔ میرے دو بھائی

جان نے کئی مرتبہ بڑی محبت سے بتائی اور اکثر ذکر کرکے روپڑتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ شفقت بھرا سلوک مجھ سے کروایا تھا۔ اس عقیدت اور محبت کو جو خلافت کے ساتھ آپ کو تھی آخری وقت تک نبھائی۔ طبیعت میں سادگی، خوش اخلاقی، ملنسار اور مہمان نوازی کے علاوہ عاجزی اور انکساری کا پہلو نمایاں تھا۔ یہ شعر اُن کی زندگی پر صادر آتا ہے۔

وقف رکھی عمر ساری خدمتِ دیں کیلئے
اپنے آرام و سکوں کا بھی نہ رکھا کچھ خیال

بھائی جان عطاء الکریم شاہد کی یادگار ہماری بھابھی دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں جو سبھی اپنے اپنے رنگ میں دین کے خادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرے بھائیوں کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں اُن کے نیک کاموں پر عمل کرنے کی توفیق دے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کتا کاٹے کا علاج اور احتیاطی تدابیر

آجکل کتا کاٹنے کے مریض جس میں زیادہ تر بچے اور چھوٹی عمر کے لوگ ہیں کافی تعداد میں آ رہے ہیں۔ بعض لوگوں نے گھروں میں کتے رکھے ہوئے ہیں جن سے محلوں میں راہ چلتے لوگوں کے ساتھ یہ حادثات پیش آ جاتے ہیں۔ اور وہ فری علاج کیلئے ہسپتال شعبہ ایمرجنسی میں پہنچ جاتے ہیں۔

کتا کاٹے کے علاج میں درج ذیل وضاحت پیش خدمت ہے۔

کتا اگر Rabied نہیں ہے تو اس کا کاٹنا اتنا خطرناک نہیں ہے۔ لہٰذا ان کا صرف کاٹے گئے زخم کا علاج ہوگا جو پٹی وغیرہ Toxid اور Anti Tetanus کا ٹیکہ ہے۔ احتیاطاً Rabied کا بھی ایک ٹیکہ فری لگا دیتے ہیں۔ باقی 4 ٹیکے اگر مریض چاہیں تو خود لگوا لیں۔ لیکن فری نہیں ہوگا۔

Rabied کتے کی علامات

یہ گلی کا آوارہ کتا جو بھاگ رہا ہو اور بغیر چھیڑ چھاڑ کے راہ چلتے لوگوں کو کاٹنے کی کوشش کرے بخلاف گھریلو پالتو کتا جو ہر وقت نظر کے سامنے رہا ہو اور اسے بیماری سے بچاؤ کا ٹیکہ بھی لگوایا گیا ہو۔

بیماری سے احتیاطی تدابیر

1۔ بیماری سے بچاؤ کی تدابیر تین چار روز کے اندر ہو جانی چاہئے (کیونکہ اس بیماری کے آثار 7 سے 21 دن میں ظاہر ہوتے ہیں)

2۔ کاٹے گئے زخم کو فوراً گھر میں ہی ہسپتال لانے سے پہلے صابن سے اچھی طرح دھونا چاہئے۔

3۔ ایسے کتے پر ہو سکے تو نظر رکھی جائے کیونکہ ایک ہفتہ کے اندر اس میں پاگل پن آ جائے گا اور وہ جلد مر جائے گا۔ جن لوگوں کو اس نے کاٹا ہوگا ان کا علاج نہایت ضروری ہے جو ہسپتال میں ہی ہو سکے گا اور ڈاکٹر صاحب کو بتایا جائے کہ جس کتے نے کاٹا ہے وہ بیمار تھا۔

4۔ آوارہ کتوں کو تلف کرنے کی مہم کی جائے۔ ایسے کتوں کو مارنا نسبتاً آسان ہے بہ نسبت ان کے کاٹنے کا علاج کرنا ہے۔ صرف ایک ٹیکے کی قیمت 700 روپے ہے علاوہ ڈرپ سرنج اور پٹی وغیرہ۔ اور ایک انتہائی خطرناک جان لیوا بیماری کا پیدا ہو جانا۔

5۔ متعلقہ اداروں کی فوری توجہ کی سخت ضرورت ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆☆☆☆☆☆☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15,20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

31۔اگست 2016ء

12:30 am	خطبہ جمعہ 26۔اگست 2016ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	The Bigger Picture
2:15 am	خانہ کعبہ
2:35 am	آسٹریلین سروس
3:10 am	فیتھ میٹرز
4:05 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:25 am	درس
5:50 am	یسرنا القرآن
6:25 am	گلشن وقف نو
7:35 am	فوڈ فارتھاٹ
8:20 am	سٹوری ٹائم
8:45 am	خانہ کعبہ
9:05 am	نورِ مصطفویؐ
9:25 am	آسٹریلین سروس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:20 am	آؤحسن یار کی باتیں کریں
11:40 am	الترتیل
12:10 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 5۔اکتوبر 2008ء
1:00 pm	The Bigger Picture
1:55 pm	سوال وجواب
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 26۔اگست 2016ء (سواحیلی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	الترتیل
5:50 pm	خطبہ جمعہ 20۔اگست 2010ء
7:10 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	دینی وفقہی مسائل
8:50 pm	کڈز ٹائم
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع

یکم ستمبر 2016ء

12:10 am	آؤحسن یار کی باتیں کریں
12:30 am	فرنچ سروس
1:00 am	حج اور اس کے مسائل
1:25 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	کڈز ٹائم
2:35 am	خطبہ جمعہ 20۔اگست 2010ء
3:55 am	انتخاب سخن
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
6:10 am	الترتیل
6:40 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع
7:25 am	دینی وفقہی مسائل
8:00 am	سچ تو یہ ہے
8:35 am	حج اور اس کے مسائل
9:00 am	فیتھ میٹرز
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:40 am	یسرنا القرآن
12:10 pm	جامعہ احمدیہ یوکے کانووکیشن شاہد کلاس 13دسمبر 2014ء
12:55 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
1:45 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	جاپانی سروس
4:25 pm	اعلیٰ تعلیم کی اہمیت
4:50 pm	تلاوت قرآن کریم
5:05 pm	درس
5:25 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کی نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ 26۔اگست 2016ء
8:05 pm	اوپن فورم
8:45 pm	Persian Service
9:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	الحوار المباشر Live

نمل جھیل

راولپنڈی، میانوالی روڈ پر میانوالی شہر سے قریباً 30 کلومیٹر کے فاصلے پر پہاڑیوں کے دامن میں ایک بہت خوبصورت جھیل ہے، جسے نمل جھیل کہتے ہیں۔ یہ جھیل 1913ء میں بنائی گئی۔ جھیل سے پہلے بھی یہاں کی زمین بے حد زرخیز اور سرسبز تھی۔ لوگ یہاں پر کاشتکاری کیا کرتے تھے۔ اس وقت اس علاقہ میں کنوؤں کی تعداد لگ بھگ سو کے قریب تھی۔ یہ علاقہ جو وادی نمل کے نام سے جانا جاتا ہے۔ کئی صدیوں سے آباد چلا آرہا ہے۔ اس حقیقت کا پتہ جھیل کے کنارے واقع قدیم قبرستان سے بھی ملتا ہے۔

نمل جھیل وسیع رقبے پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس کی گہرائی قریباً 20 فٹ ہے پہاڑوں سے آبی چشموں اور برساتی نالہ کے ذریعے آنے والا پانی جب یہاں پہنچتا ہے تو نمل کے کشادہ حصے اسے اپنے دامن میں سمیٹ لیتے ہیں۔ جھیل کا یہ پانی میانوالی شہر اور اس سے ملحقہ دیہات کو سیراب کرتا ہے۔ اس مقصد کے لئے پہاڑوں کے درمیان ایک چھوٹا سا ڈیم تعمیر کیا گیا ہے۔

جھیل کے کنارے پر ایک بزرگ حافظ جی کا مزار ہے۔ مزار سے ملحقہ ایک مسجد بھی ہے۔ اس مزار کے قریب ایک ریسٹ ہاؤس بھی بنایا گیا ہے، جو دو کمروں، لان اور خوبصورت صحن پر مشتمل ہے۔ یہاں سے جھیل کا منظر آنکھوں کو بھلا لگتا ہے۔ مزار کی جانب آبادی خانقاہ حافظ جی کے نام سے موسوم ہے جبکہ دوسری طرف کی آبادی نمل گاؤں کے نام سے موسوم ہے۔ لوگ کشتیوں کے ذریعے اس جھیل کو عبور کرتے ہیں۔ کشتیوں کے علاوہ ان لوگوں کیلئے کوئی ذریعہ آمدورفت نہیں۔ نمل جھیل میں ایک فش فارم بھی بنایا گیا ہے۔ مچھلی کے علاوہ جھیل میں مرغابیوں کا شکار بھی ہوتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 8/اگست 2016ء)

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 27/اگست

طلوع فجر	4:14
طلوع آفتاب	5:38
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:42
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	33 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ

بارش کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

27۔اگست 2016ء

6:00 am	حضور انور کا پیس کانفرنس سے خطاب
7:10 am	خطبہ جمعہ 26۔اگست 2016ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:10 am	دینی وفقہی مسائل
12:00 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے خطاب 24۔اگست 2008ء
2:00 pm	اردو سوال وجواب سیشن 20مئی 1995ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل: 0333-6707165

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
الرفیع بینکوئیٹ ہال فیکٹری ایریا اسلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

FR-10

ضرورت سٹاف
کم ازکم میٹرک پاس سٹاف کی ضرورت ہے۔
ڈرائیونگ لائسنس رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔
صدر محلہ کی تصدیق شدہ درخواست لے کر فوری رابطہ کریں۔
سکائی نیٹ کوریئر سروس اقصیٰ چوک ربوہ
جاوید اقبال: 0334-6365127,0476215744

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
18 ستمبر سے نئی کلاس کا آغاز ہوگا۔ داخلہ جاری
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر 0314-3213399
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

گاڑی برائے فروخت
ایک عدد کار سوزوکی کلٹس، سلور کلر، ماڈل 2005ء
اچھی حالت میں برائے فروخت ہے۔
خواہشمند حضرات رابطہ کریں۔ 0322-6318903

ٹاپ مین گارمنٹس (جینٹس)
اب نئی منفرد اور برانڈ ورائٹی کے ساتھ
نئے پروپرائٹر: محمد احسن طاہر 03336707187
نزد جے ایس بینک گولبازار ربوہ

موسم گرما کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل۔ سیل۔ سیل
صاحب جی فیبرکس
www.sahibjee.com
ربوہ: 047-6212310